REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۴ صفر ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۲۰ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۲۰ اگست ۱۹۵۸ء نمبر ۱۹۳

مسٹر ہیمرشولڈ کو امن کے مشن پر دوبارہ مشرق وسطیٰ بھیجنے کی تجویز

جنرل اسمبلی میں ناروے، کینیڈا اور کولمبیا کی قرارداد۔ ریزولیوشن کو مغربی طاقتوں کی حمایت حاصل ہے۔

نیویارک ۱۹ اگست۔ کل رات جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک قرارداد کا مسودہ پیش کیا گیا۔ جو اس تجویز پر مشتمل ہے کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو امن کے مشن پر ایک دفعہ پھر مشرق وسطیٰ بھیجا جائے۔ یہ قرارداد ناروے۔ کینیڈا اور کولمبیا نے پیش کی ہے۔ اس میں لبنان اور اردن سے امریکی اور برطانوی فوجوں کی واپسی اقوام متحدہ کی پولیس فورس کی تیاری اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے مطالعہ پر زور دیا گیا ہے۔ جاپانی وفد نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس قرارداد کی تائید میں نہیں ہے کل وفد کے ایک ترجمان نے قرارداد کی تائید نہ کرنے کی وجہ بیان کی۔ کہ یہ قرارداد متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے قابل قبول نہ ہوگی۔ ادھر بھارتی نمائندے مسٹر آرتھر لال نے ایسی خبروں کی پرزور تردید کی ہے کہ اس قرارداد کے متعلق ہندوستان اور ناروے میں مفاہمت ہوگئی ہے۔ اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے قبل برطانوی اور امریکی وزرائے خارجہ نے مشورہ کیا۔ علاوہ ازیں لاطینی امریکہ کے ممالک کے نمائندوں کا بھی ایک اجلاس ہوا جس میں مذکورہ بالا قرارداد زیر بحث آئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

قافلہ قادیان کے حصول ویزا کے متعلق ضروری اعلان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

جیسا کہ بذریعہ اخبار الفضل بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہذا نے گورنمنٹ پاکستان کے ذریعہ حکومت بھارت سے دو سو افراد قافلہ قادیان کے لئے درخواست کی ہوئی ہے جس کی منظوری ابھی تک حکومت کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ یہ بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جو احباب اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں وہ اپنا پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ خود بنوائیں۔ اب اس تعلق میں مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ ویزا کا دفتر لاہور سے کراچی چلا گیا ہے۔ اور پھر ویزا کے حصول میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ اس لئے جو دوست قافلہ کے تعلق میں ویزا کے حصول کے لئے کراچی جانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے کراچی پہنچنے کے وقت اور تاریخ سے محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہال مینگزین لین کراچی (فون نمبر ۳۳۸۰۶) کو قبل از وقت اطلاع کر دیں۔ تا کہ وہ ان کی رہائش اور ویزا کے حصول میں ان کی اخلاقی امداد کے لئے مقامی طور پر مناسب کوشش کر سکیں۔ اور جانے والے افراد کو اس سلسلہ میں زیادہ تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ فقط

والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد
ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۱۸/۸/۵۸

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

ربوہ ۱۹ اگست آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں محترم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب "ارکان نماز کا فلسفہ" اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب "سیرالیون کے تبلیغی حالات" پر تقریر فرمائیں گے۔ تمام خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں۔ انصار کی شمولیت بھی ہمارے لئے باعث فخر ہوگی۔

(قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

تمام عرب ممالک کی متحدہ عرب یونین

نیویارک ۱۹ اگست۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ بالآخر سب عرب ممالک متحد ہو جائیں گے۔ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں حصہ لیتے ہوئے سکرٹری جنرل نے کہا۔ قاہرہ میں صدر ناصر اور امیر فیصل میں ان دنوں جو بات چیت ہوئی ہے۔ وہ مصر اور سعودی عرب کے درمیان گہرے تعلقات پر منتج ہوگی۔ اور بالآخر تمام عرب ممالک کی متحدہ عرب یونین معرض وجود میں آ جائے گی۔

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کی تاریخ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز میں داخلہ (آرٹس، میڈیکل اور نان میڈیکل) ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔

قبل ازیں جو اعلانات شائع ہوئے ہیں ان میں غلطی سے ۲۵ ستمبر کی تاریخ درج ہو گئی تھی۔ داخلہ شروع ہونے کی اصل تاریخ بیس ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء ہے:

عراقی افسروں کی املاک کا جائزہ

بغداد ۱۹ اگست۔ حکومت عراق نے ایک قانون منظور کر کے سب سرکاری افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ دو ماہ کے اندر اندر حکومت کو مطلع کریں کہ ۱۹۳۹ء میں ان کا اثاثہ کتنا تھا اور اب کتنا ہے۔

خواجہ مظفر الحق نے وزیر بنا دیئے گئے

مری ۱۹ اگست۔ کراچی سے مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن خواجہ مظفر الحق نے کل صوبائی کابینہ کے رکن کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ حلف گورنر مسٹر اختر حسین نے لیا۔

وزیر خارجہ ترکیہ کو نیویارک سے بلا لیا گیا

انقرہ ۱۹ اگست۔ حکومت ترکیہ نے وزیر خارجہ مسٹر زورلو کو نیویارک سے واپس بلا لیا ہے۔ یاد رہے کہ مسٹر زورلو جنرل اسمبلی کے خاص اجلاس میں ترکیہ کی نمائندگی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وزیر خارجہ کو قبرص کی تقسیم کے متعلق برطانیہ کے نئے فیصلہ کے سلسلہ میں واپس بلایا گیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اگست

عمل میں تدریجی تبدیلی

ذیل میں صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۸ اگست ۱۹۵۸ء سے "سچی باتیں" کے زیر عنوان پہلا اداراتی نوٹ بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

"لبنانی الاصل امریکی ماہر اسلامیات پروفیسر ہٹی کے قلم سے۔

.... ابن زبیر کی موت سے قدیم اسلام کی نمائندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ خون عثمان کا بدلہ لے لیا گیا۔ انصار مدینہ کی قوت ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئی۔ اسلام کا ایک نیا نقطۂ نظر قائم ہوگیا۔ حکومت کو دین پر سیاست کا پورا قلبہ حاصل ہوگیا۔ مکہ اور مدینہ کی سرداری آج سے معزول ہوگئی۔ اور تاریخ عرب میں اب اہمیت اس کی ہوگئی۔ کہ خارج سے کیا اثر عرب پر پڑتا ہے۔ بجائے اس کے کہ عرب کس حد تک خارج کو متاثر کرتا ہے۔ ام القری کی حاکمیت اب ختم ہوچکی تھی۔"

(ہسٹری آف سیریا ص۴۵۰ طبع اول)

الفاظ ایک غیر مسلم لیکن ہمدرد اسلام کے ہیں۔ یہ پسند آئیں یا نہ آئیں۔ لیکن سوچیئے کہ اس واقعہ نگاری میں کوئی غلط بیانی بھی ہے؟ ... تاریخ امت کا شاید منحوس ترین دن وفات رسول کے بعد تو وہ تھا جس دن خلافت شیخین (ختم؟) ہوئی ہے۔ لیکن بہر حال صحابیوں کی ایک بڑی تعداد اس وقت تک زندہ تھی۔ اور اس لئے قدرتاً بحیثیت مجموعی فضا میں خیر ہی کا غلبہ شر پر قائم رہا۔ لیکن لشتم پشتم کی بھی یہ حالت امیر معاویہ کے دور کے ساتھ ختم ہوگئی۔ اور اب دینداری پر دنیاداری۔ اور خلافت پر ملوکیت کھلم کھلا غالب آنے لگی۔ رسم و رواج سب سے پہلے روم و شام سے پھر مصر سے ایران سے عراق سے پھر ہندوستان سے اور آخر میں ترکستان سے پے در پے نکلنے لگے چلنے لگے اور بجائے خلافت الٰہی کی نمائندگی کے عجم نامی ایک قوم اپنی بادشاہت کرنے لگی۔ ساڑھے تیرہ سو سال گزر گئے اور بجز چھوٹے چھوٹے درمیانی وقفوں کے یہ صورت حال آج تک بدستور قائم ہے بلکہ حاکمیت ہو تو اور محکومیت ہو تو ہر حال و صورت میں مسلمان کی بیگانگی اسلام و اسلامی نظام سے بڑھتی ہی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ ایک بڑے طبقہ کو تو اب اسلام کا نام بھی زبان پر لاتے ہوئے شرم سی آنے لگی ہے اور قریب ہے کہ رہی سہی اسلامیت اور اسلامی غیرت بھی تمام تر غیروں کی نذر ہو جائے۔ اور خودداری خودشناسی خود شعوری میں یہ زبردست انقلابی انحطاط تو ابھی ہمارے دیکھتے دیکھتے دس ہی بارہ سال کے اندر اندر پیدا ہوکر رہا ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۸ اگست)

(نوٹ میں جہاں ہم نے خطوط وحدانی کے اندر لفظ (ختم؟) کا اضافہ کیا ہے ہمارا خیال ہے کتابت کی غلطی ہے)

اسلامی تاریخ میں حضرت ابوبکرؓ سے لے کر حضرت علیؓ تک خلافت راشدہ کہی جاتی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تاریخی شہادت "صدق جدید" کی تائید کرتی ہے کہ شیخینؓ کے بعد حالات بدلتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے ساتھ خلافت راشدہ کی شہادت ہی ہوگئی۔

ویسے بھی صدق جدید نے خلافت سے حکومت تک تدریجی تبدیلی کا جو ذکر کیا ہے اصولاً بالکل صحیح ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ آج حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔

اس اجمال کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ خود مسلمانوں کے سیاسی لحاظ سے ایک بارسوخ طبقہ نے علماء سوء کی بنا لیکر اسلام کو سلامتی کے دین سے خون آشام دین بنا کر رکھ دیا۔ اور اس کا اتنا پروپیگنڈا کیا۔ کہ آج ہمارے خواص و عوام کی ذہنیت میں اسلام کا صحیح تصور جمانا نہایت مشکل ہوگیا ہے۔

اس کا نتیجہ صرف یہی نہیں ہوا جیسا کہ صدق جدید نے لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسلامیت ہی ختم ہوگئی ہے۔ بلکہ سب سے بڑا نقصان اس کا یہ ہو رہا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں یہ چیز سد سکندری بن کر کھڑی ہوگئی ہے۔ بہت ہی کم غیر مسلم ہیں جو اسلامی تاریخ کے سیاسی غبار کے پردوں کو چیر کر اسلام کا صحیح چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ اب مغرب میں سائنس کی انسانی زندگی کی راہ نمائی میں ناکامی کی وجہ سے بعض مغربی طبائع مذاہب کے مطالعہ کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

رجحانات کو بدلنے میں ان مسلم اور غیر مسلم علماء کا واقعی بہت بڑا حصہ ہے۔ جنہوں نے ہر قسم کے تعصبات سے بالا ہوکر گزشتہ صدی ڈیڑھ صدی کے دوران میں سیاسی غبار کو ہٹا کر اسلامی تعلیمات کا تحقیقاتی مطالعہ کیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں جماعت احمدیہ جو پارٹ ادا کر رہی ہے۔ وہ اتنا اہم ہے کہ اپنوں اور بیگانوں نے اس کا صاف صاف لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔

احمدیت کا اصولی مقصد ہی یہ ہے کہ امتداد زمانہ سے سیاست اور غیر اقوام کا جو اثر مسلمانوں پر پڑا ہے اور جس کے غبار کے پردے اسلامیت کے چہرے پر شروع سے پڑ پڑ کر اب اتنے دبیز ہوگئے ہیں کہ اس کا چہرہ نظر ہی نہیں آتا۔ اس کو اتار کر اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

قرآن مجید کے تراجم

حضرت مولانا محی الدین صاحب قصوری کا ایک مضمون "تعلیم یافتہ مسلم طبقہ کے لئے دعوت فکر" کے زیر عنوان ایک سہ روزہ منہاج لاہور میں بالاقساط شائع ہو رہا ہے۔ دوسری قسط ۲۱/۱۵ اگست ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔

یہ مضمون جیسا کہ مضمون کے دوسرے عنوان "قرآن کریم اور ملکی زبان" سے ظاہر ہے اس بارے میں ہے کہ قرآن مجید کے صرف تراجم اور نماز کا صرف ترجمہ زیر استعمال لانا سخت خطرناک ہے۔ اس قسط میں مختلف فرقوں کے تراجم زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اور ترجمہ کی مشکلات بیان کی گئی ہیں۔ آپ نے ترجمہ کی مشکلات کے متعلق مغربی دانشمندوں کی رائے بھی پیش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"اور یہ ہماری رائے ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کی رائے ہے۔ جسے ترجمہ کے کام سے واسطہ پڑا ہے۔ پروفیسر آربری جو قاہرہ یونیورسٹی میں محکمہ کلاسکس کے ڈین ہیں اور جنہوں نے حال ہی میں قرآن مجید کے کچھ منتخبات کا انگریزی زبان میں ترجمہ شائع کیا ہے جو قرآن مجید کے تقریب قریب ملکر ایک سدس (چھٹا حصہ) کے برابر بنتے ہیں۔ اپنے مقدمہ میں ترجمہ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں عمومی لحاظ سے یہ حقیقت ہے کہ کوئی چیز بھی ایک زبان سے دوسری زبان میں کماحقہ ترجمہ نہیں کی جاسکتی۔ خصوصاً جب اس تحریر میں کسی قسم کی فنی خوبی یا جذباتی اپیل بھی ہو۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک اخبار خواں نے کسی فرانسیسی اخبار میں ایک تازہ واقعہ پر طنزیہ اور نیم ظریفانہ تبصرہ پڑھا۔ اور اس بات کو ضرور محسوس کیا ہوگا۔ کہ لکھنے والے کی مذاقیہ چوٹوں کی چبھن سے ان لوگوں کو ذوق آشنا کرانا از بس دشوار بلکہ محال ہے۔ جو اصل فرانسیسی زبان سے ناآشنا ہوں۔ ترجمہ کے کام اور مسائل کا برسوں تک مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کسی بھی عمدہ اور دلفریب و نفیس تحریر کو ترجمہ کرتے وقت اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید اور ترجمہ

جب عام تحریرات اور تصنیفات کا یہ حال ہے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت کو کسی دوسری زبان میں اس طرح ترجمہ کر دینا کہ اس کی ساری خوبیاں اور اصل لطافتیں اس نئے سانچے میں ڈھل کر نکل آئیں کس قدر امر محال ہے۔ چنانچہ یہی مصنف قرآن عزیز کے بارے میں لکھتا ہے۔

"اس حقیقت سے انکار محال ہے کہ قرآن ایسی لطیف اور دلفریب امالی سے بھرپور ہے۔ وہ مخصوص اور منفرد اوصاف و محاسن سے پُر ہے زبان اعلیٰ درجہ کی پُرشکوہ اور بامحاورہ ہونے کے ساتھ ساتھ سہل ممتنع بھی ہے۔ اس کے قوافی اور اس کے اوزان و بحور اس کی جاذبانہ فصاحت کے ناقابل انفکاک خصائص ہیں۔ اور وہ یقیناً ناقابل نقل ہیں۔ مولانا محمد مارمیڈیوک پکتھال

(باقی ص۸ پر)

قبروں پر پھول چڑھانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک ارشاد

اور اس ارشاد کی حکمت

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چند دن ہوئے نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف سے الفضل (مورخہ ۱۲ اگست) میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک فتویٰ قبروں پر پھول ڈالنے کے متعلق شائع ہوا تھا۔ یہ فتویٰ اپنی ذات میں بہت خوب ہے مگر یہ فتویٰ صرف ایک خاص پہلو کو مدنظر رکھ کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ فتویٰ پوچھنے والے نے صرف اس جہت سے فتویٰ پوچھا تھا کہ کیا میت کی روح کو راحت پہنچانے کی غرض سے قبر پر پھول ڈالنا جائز ہے۔ جسے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے بدعت قرار دیکر ناجائز اور خلاف شریعت گردانا۔ لیکن اس فتویٰ کے بعد بھی مسئلہ کا یہ پہلو قابل تشریح رہتا ہے کہ روح کو خوشی پہنچانے کی غرض سے نہ سہی لیکن کیا ویسے ہی زینت وغیرہ کے خیال سے قبروں پر پھول رکھے جا سکتے ہیں؟ سو اس کے متعلق مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک ارشاد یاد آیا ہے جس میں مسئلہ کے اس پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

جب ۱۹۳۸ء میں (غالباً یہ ۱۹۳۸ء کا سال ہی تھا) لندن سے عزیز سعید احمد مرحوم پسر مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کا تابوت آیا اور وہ بچوں والے مقبرہ میں دفن کیا جانے لگا تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بھی جنازہ کے ساتھ قبرستان تک تشریف لے گئے تھے جب قبر تیار ہو گئی تو حاضر الوقت اصحاب میں سے کسی نے زینت اور اکرام کے خیال سے قبر پر کچھ پھول بکھیرنے چاہے لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اسے روک دیا اور فرمایا (غالباً اسی قسم کے الفاظ تھے) کہ:۔

"یہ جائز نہیں اس طرح بدعت کا رستہ کھلتا ہے۔"

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے اوپر والے فتویٰ کے ساتھ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کا یہ فتویٰ ملکر ایک مکمل فتویٰ بن جاتا ہے جس میں اس مسئلہ کے سارے پہلو آ جاتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ گو کسی قبر پر پھول ڈالنا بظاہر ایک معصوم سی بات نظر آتی ہے بلکہ اس میں بظاہر میت کا اکرام بھی پایا جاتا ہے لیکن غور کرنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس میں دو قسم کی خرابیوں کے پیدا ہونے کا بھاری خطرہ ہے

(۱) اوّل یہ کہ اس طرح آہستہ آہستہ شرک کا رستہ کھلتا ہے اور شروع میں عام اکرام کی نیت سے ابتداء ہو کر بالآخر قبروں کے غیر معمولی اجلال و احترام بلکہ قبر پرستی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں لاکھوں مسلمان قبروں کو سجدہ کر کے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں۔ حالانکہ جن بزرگوں کی قبروں پر سجدہ کیا جاتا ہے وہ ہرگز اس طریق کے مؤید نہیں تھے اور جانتے تھے کہ اس کا انجام اچھا نہیں۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں کے معاملہ میں کیا حکیمانہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

"یعنی جو چیز بڑی مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔"

اس لطیف ارشاد میں یہی حکمت ہے کہ بعض چیزوں کی ابتداء بظاہر چھوٹی اور معمولی ہوتی ہے اور بات بالکل معصوم نظر آتی ہے لیکن چونکہ ان کا مآل اور انجام تباہ کن ہوتا ہے اور انسان نعیت الطغیان فطرتاً ایک چھوٹی سی بات کی ابتداء کر کے قدم آگے ہی آگے بڑھانے کا رجحان رکھتا ہے اس لئے شریعت نے کمال حکمت سے جڑھ پر ہاتھ رکھ کر اس کے بظاہر معصوم حصہ کو بھی منع فرما دیا ہے تا لوگ ہر قسم کی امکانی ٹھوکر سے بچ جائیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا تھا کہ "دیکھنا میرے بعد میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا لینا!" آپؐ جانتے تھے کہ آپ کے صحابہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے مگر آپ دُور کے خطرات کو دیکھ رہے تھے۔

(۲) دوسرا نفسیاتی نکتہ اس ارشاد میں یہ ہے کہ اگر مرنے والا خدا کے فضل سے نیک اور جنتی ہے تو اس کی قبر پر پھول چڑھانا اس کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ جو رُوح جنت میں پہنچ گئی اور جنت کی عدیم المثال نعمتوں میں داخل ہو گئی یا کم از کم اس کے رستہ پر پڑ گئی اس کے لئے یہ ارضی پھول کیا حقیقت رکھتے ہیں؟ اور اسے ان پھولوں سے کیا خوشی پہنچ سکتی ہے؟ بلکہ وہ تو جنت کے پھولوں کے سامنے ان پھولوں کو اپنے لئے موجب ہتک سمجھتی ہو گی۔ دوسری طرف اگر خدانخواستہ مرنے والا دوزخی ہے تو اسے یہ پھول ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں دے سکتے بلکہ اس کی روح (اگر اسے علم ہو) خیال کرتی ہو گی کہ میرے عزیز اور میرے وارث میری ہنسی اُڑا رہے ہیں کہ میں تو دوزخ کی آگ میں جل رہی ہوں اور وہ مجھ پر پھول پھینک رہے ہیں!!! پس کسی جہت سے بھی دیکھا جائے قبروں پر پھول ڈالنا یا پھول چڑھانا ایک بدعت ہے جس کا کوئی بھی فائدہ نہیں بلکہ وہ سراسر نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ مرنے والوں کے لئے اذیت کا موجب ہے اور دوسری طرف وہ شرک کا رستہ بھی کھولتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اوائل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کسی مومن نے کبھی اس قسم کی بات نہیں کی۔

بے شک اسلام میں قبر کے واجبی اکرام کا حکم ہے اور ہدایت دی گئی ہے کہ ان پر بیٹھنے یا ان پر پاؤں رکھنے سے اجتناب کرو اور انہیں حتی الوسع صاف اور ستھرا رکھو اور ان کے ماحول کو بھی روشوں وغیرہ کے ذریعہ مناسب طور پر خوشنما بنایا جا سکتا ہے مگر یہ صرف واجبی اکرام کی حد تک ہے تا کہ مرنے والوں کی تخفیف اور تذلیل نہ ہو اور ان کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ لگے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اس سے آگے بڑھنا بدعت میں داخل ہے جس میں مرنے والوں کی کوئی عزت نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے اوپر تشریح کی ہے اس میں حقیقۃً ان کی دل آزاری ہے اور ایسی بدعتوں کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا۔ قبروں کی زیارت کا صرف یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ تا مرنے والے کی **مغفرت اور بلندئ درجات** کے لئے دعا کی جائے۔ اس کے نیک مقاصد کی کامیابی کے لئے اپنے آسمانی آقا کے سامنے ہاتھ پھیلائے جائیں۔ اس کی آل و اولاد کی حفاظت اور ترقی کے لئے خدا کے حضور جھکا جائے اور اپنی موت کو یاد کر کے اپنے اچھے انجام کے واسطے بھی دعا مانگی جائے۔

ہاں قبروں کی زیارت کی ایک غرض **سیاسی** بھی ہوا کرتی ہے اور وہ یہ کہ مختلف قومیں اپنے بانیوں اور خاص خاص لیڈروں کی قبروں کو ایسے رنگ میں تعمیر کرتی ہیں کہ تا دوسری قوموں کے لوگ وہاں جا کر اپنی عقیدت اور احترام کے پھول چڑھائیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ طریق قوموں کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی زیارت کا **اصل مقصد** دعا نہیں ہوتا (بلکہ زائرین میں بیشتر لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دعا کے **قائل** ہی نہیں ہوتے) اور صرف قومی اور سیاسی رنگ میں احترام اور باہم قدر شناسی کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں دُنیا کا رواج ہے کہ جب بڑے لوگ کسی غیر ملک میں جاتے ہیں تو اس مُلک کے بانی یا کسی اَور مخصوص لیڈر کی قبر پر جا کر پھولوں کی چادر چڑھاتے ہیں۔ سو یہ ایک سیاسی طریق ہے جسے اس مذہبی فتویٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ واللہ اعلم۔

فقط خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ۔ ۱۵/ اگست ۱۹۵۸ء

مدراس میں ٹرینیڈاڈ کے وزراء سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

مورخہ ۳۱ جولائی کو اخبارات سے معلوم ہوا کہ ٹرینیڈاڈ کے دو وزیر آنریبل کمال الدین محمد وزیر زراعت اور آنریبل ڈی۔سی۔گرینیڈ وزیر لیبر و سوشل سروسز مدراس تشریف لائے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر دو وزیر صاحبان سے ملاقات کرکے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ ملاقات کا وقت طے کرکے خاکسار اور مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان مدیر آزاد نوجوان مدراس ۵ بجے شام راج بھون (گورنمنٹ ہاؤس) پہنچے۔ اور ہر دو حضرات سے ملاقات کی اور دونوں کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا دوران گفتگو میں آنریبل کمال الدین محمد صاحب نے بتایا۔ کہ ٹرینیڈاڈ میں جماعت احمدیہ کا جو مشن ہے۔ اس سے وہ واقف ہیں اور مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی اور مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ سے بھی آپ کا تعارف ہے۔ جو وہاں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔

آپ نے دریافت کیا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقائد میں کیا اصولی اختلاف ہے؟ جواب میں بتایا گیا۔ کہ احمدیوں کا عقیدہ بھی قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور رسالت محمدیہ صلعم کے بارہ میں وہی ہے۔ جو دیگر مسلمانوں کا ہے۔ مگر بعض اعتقادی امور میں اختلاف ہے۔ مثلاً احمدی وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے قائل ہیں۔ اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی اتباع کے فیضان کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں مقام نبوت حاصل ہو سکتا ہے نیز حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے ظہور کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور جن کی بعثت کی غرض تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہے۔ اور عملاً جماعت احمدیہ یہ کام کر رہی ہے۔ مگر دوسرے مسلمان مہدی و مسیح کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے کام سے محروم ہیں۔ یہ امر بھی واضح کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کی بنیاد قرآن مجید اور احادیث نبویہ پر ہے۔

مسٹر کمال الدین محمد صاحب نے دوران گفتگو میں بتایا کہ ہندوستان کے دورہ میں سوائے آپ حضرات کے جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے کوئی بھی جماعتی رنگ میں ملنے کے لئے نہیں آیا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ لوگ یہاں مدراس میں بھی ہیں۔ ورنہ میں ایک سے زیادہ دفعہ ملاقات کرتا۔ اب ہم سیلون جا رہے ہیں۔ اگر پھر موقعہ ملا۔ تو پھر ملیں گے۔

ایک مراسلہ

"حمید کی پگڑی مسعود کے سر"

جیسا کہ الفضل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۵۸ء میں صفحہ اول پر یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ امسال بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ہونہار طالب علم حمید احمد خاں (رول نمبر ۲۳۷۹۳) نے ۷۰۸ نمبر لے کر بورڈ بھر میں سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ باایں ہمہ روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے اپنی ۱۳ اگست ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں اسلامیہ ہائی سکول ام تماض باغ ملتان کے طالب علم حافظ ملک محمد مسعود کا فوٹو شائع کرکے انہیں سوم پوزیشن کے اعزاز کا حامل قرار دیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ان کے حاصل کردہ جو نمبر درج کئے ہیں۔ وہ حمید احمد خاں کے حاصل کردہ نمبروں سے کم ہیں۔ روزنامہ مذکور کو فون پر اس کی اس غلطی سے آگاہ بھی کیا گیا تھا۔ لیکن وعدہ کرنے کے باوجود اس نے اب تک تردید نہیں کی —— اس کے اس کارنامے پر وہی مثل صادق آتی ہے۔ کہ حامد کی پگڑی محمود کے سر

(چوہدری محمد اسحاق ربوہ)

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینجر الفضل)

امّ ناصرؒ

* عبدالحمید صاحب شوق ازلاہور *

امّ ناصر کی جدائی سے ہے ہر دل بے قرار
روشنی ہوتے ہوئے دن ہو گیا تاریک و تار

بعض الہامات پورے کر گیا ان کا وجود
جس سے مہدیؑ کی صداقت ہو گئی ہے آشکار

جن کے دم سے گھر کا گھر ہی برکتوں سے بھر گیا
جن کے دم سے تھا نزولِ رحمتِ پروردگار

جن کا زیور بیچ کر الفضلؔ کا اجرا ہوا
حبذا! ہے کس قدر مقبول اُن کی یادگار

زندگی تھی وقف اُن کی خدمتِ دیں کیلئے
آخری دم تک رہیں اسلام کی خدمت گزار

ہر مصیبت پر ہمیشہ صابر و شاکر رہیں
اور خُدا کے فضل کی ہر دم رہیں امیدوار

دل سے ہر رنجور کی غمخوار تھیں ہمدرد تھیں
جو زباں پر تھا وہی اعمال سے تھا آشکار

اُن کے دل میں جاگزیں تھی اُلفتِ دیں جسطرح
قلبِ مادر میں ہو بیٹے کی محبت استوار

اُن کے اوصافِ حمیدہ کا کہاں تک ہو بیاں
مہربان و بامروّت، متقی و دیندار

موت اُن کی یاد تو دل سے مٹا سکتی نہیں
شوقؔ اگرچہ موت پر اپنا نہیں کچھ اختیار

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا بشیر احمد عمر ۱۱/۱۲ سال قد سوا چار فٹ رنگ گندمی سر پر پھوڑا تن کتابی چہرہ آنکھیں موٹی مورخہ ۱۳/۸/۵۸ شام ۱/۲ ۸ بجے شام کہیں چلا گیا ہے۔ جملہ احمدی جماعتیں اور مجالس خدام الاحمدیہ تلاش میں تعاون فرما دیں اور دعا بھی کریں۔ جو دوست انکو ہمراہ لا دیں۔ انکو کرایہ آمد و رفت دیا جائے گا۔ (حکیم محمد لطیف قائد خدام الاحمدیہ حافظ آباد)

قسط ۳

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ

(خورشید احمد)

آپ کے نمایاں اوصاف

حضرت خانصاحب مرحوم بڑے متقی۔ مخیر۔ سادہ مزاج۔ عبادت گزار اور کم گو بزرگ تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے۔ اگر میں اپنے دفتر سے ذاتی استعمال کے لئے ایک پن بھی لیتا ہوں تو وہ بھی بعد میں اپنے گھر سے لا کر دفتر میں رکھ دیا کرتا ہوں۔ مختلف ذرائع سے غرباء کی مدد کرنا ان کا مستقل شعار تھا۔ جونہی حضرت اقدس کی طرف سے کوئی مالی تحریک ہوتی فوراً اس میں حصہ لیتے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ خلافت اولےٰ کے زمانہ سے ہی عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا جسے مرتے دم تک خوب نبھایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد سے بالعموم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ سے بالخصوص بہت محبت تھی۔ دوسروں کے معاملات میں کبھی دخل نہ دیتے۔ لباس اور کھانے میں صفائی اور سادگی پسند کرتے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں سے بڑی شفقت کا سلوک فرماتے۔ طبعاً کم گو تھے۔ لیکن اپنے گھر میں بڑے زندہ دل تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے سلجھے ہوئے اور عام فہم رنگ میں تبلیغ فرمایا کرتے۔ اپنی زندگی کا طویل حصہ بسلسلہ ملازمت شملہ اور دہلی میں گزارا ان کے نیک نمونہ کا اثر اپنوں اور غیروں پر یکساں ہوتا جس جس سے بھی تعلق رہا وہ آپ کے اوصاف حمیدہ کا گرویدہ ہو گیا۔

آپ کی یہ بھی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ آپ نے قریباً پندرہ سولہ برس بطور جائنٹ ناظر اور ناظر سلسلہ کی خدمات پورے انہماک اور محنت سے سرانجام دیں۔ لیکن آپ نے کبھی ایک پیسہ بھی صدر انجمن احمدیہ سے بطور الاؤنس یا معاوضہ نہیں لیا بلکہ ہمیشہ آنریری طور پر کام کیا۔

غرضیکہ خانصاحب مرحوم بہت سی ایسی خوبیوں کے حامل تھے جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت خانصاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان کی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کریں اور ان کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

آخری بیماری اور وفات

حضرت خانصاحب ایک عرصہ سے اپنے آخری سفر کے لئے بالکل تیار تھے۔ موسم گرما گزارنے کے لئے ہر سال راولپنڈی اپنے عزیزوں کے ہاں چلے جایا کرتے تھے

. . . .

. . . .

. . . . اس دفعہ پنڈی جاتے وقت خاص طور پر یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ سفر آخرت کے لئے بالکل تیار ہیں۔ چنانچہ علاوہ دیگر امور کے اپنی قبر کے کتبہ کے لئے بھی خود عبارت تجویز فرما کر ہمیں دے گئے

راولپنڈی سے گزشتہ ماہ خط آیا کہ "میں آجکل سخت کمزور ہو گیا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ خدا کرے یہ گرمیاں خیریت سے گزر جائیں تو ربوہ جا کر اس جہان سے رخصت ہوں"

ان کی آخری بیماری کے متعلق ان کے نواسے عزیز مکرم عطاء اللہ صاحب نے یہ اطلاع دی۔ کہ ۲۶ اگست دوپہر کو کھانے کے بعد آپ کو ہرنیا کی تکلیف ہو گئی (یہ آپ کا دیرینہ مرض تھا اور وقتاً فوقتاً شکایت ہو جایا کرتی تھی) اور انتڑیوں کا گولہ باہر نکل آیا جس سے سخت تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت آپ کو C.M.H میں ایمبولینس کار میں لے جایا گیا۔ لیکن سرجن نہ ملنے کی وجہ سے رات کو واپس گھر لانا پڑا۔ نصف رات کے قریب تکلیف بالکل ٹھیک ہو گئی مگر اندرونی طور پر زخم ہو گئے اور آپ کو خون کی قے آئی۔ جس سے کمزوری بہت بڑھ گئی ۲۸ اگست کی صبح کو چائے کے دو تین گھونٹ پئے۔ اور پھر ساڑھے دس بجے کے قریب وصیت لکھوانی شروع کی۔ چند سطور بڑی دقت سے ساتھ لکھوائی تھیں کہ سانس اکھڑ گیا اور گیارہ بجے کے قریب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون شام کو چھ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ بذریعہ بس ربوہ روانہ کیا گیا۔ لیکن خوشاب سے آگے چونکہ سیلاب کی وجہ سے راستے بند تھے اس لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی زیر ہدایت آپ کو سردست خوشاب میں ہی امانتاً دفن کر دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی دیگر خواہشات کی طرح ان کی یہ آخری خواہش بھی جلد پورا کرنے کا انتظام فرمائے کہ وہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آمین۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کی نصیحت

حضور اپنی تصنیف منہاج الطالبین کے صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ حقہ بہت بری چیز ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا ہے۔ ہم نے ایسے ملہم دیکھے ہیں جو حقہ پیتے تھے اور ان کو الہام ہوتا تھا۔ اس کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا جو حضرت مسیح موعود بیان فرمایا کرتے تھے کہ کچھ بنئے بیٹھے یہ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی ایک پاؤ تل کھائے تو اسے پانچ روپے انعام دیا جائیگا۔ پاس سے ایک زمیندار گذرا۔ اس نے یہ بات سن کر پنجابی میں کہا کہ سنگاں سمیت کہ اینویں۔ یعنی شاخوں سمیت تل کھانے ہیں جن میں وہ پیدا ہوتے ہیں یا ان کے بغیر۔ کیونکہ اس نے سمجھا ایک پاؤ تل کھانا کونسی بڑی بات ہے جس پہ انعام مل سکتا ہے۔ بنئے کہنے لگے تم جاؤ ہم تمہاری بات نہیں کرتے۔ تو طبائع میں اختلاف ہوتا ہے۔ ایک شخص کے نزدیک جو بات بڑی ہوتی ہے دوسرا اسے معمولی سمجھتا ہے اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ حقہ پینے والے کو خدائی الہام بھی ہوتے ہیں تو کہنا پڑے گا کہ وہ الہام اعلےٰ درجہ کے نہ ہوں گے۔ کیونکہ رسول کریم صلعم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے نہیں آتے پھر رسول کریم صلعم کے سامنے لہسن رکھا گیا تو آپ نے نہ کھایا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں۔ فرمایا تم سے خدا کلام نہیں کرتا تم کھا سکتے ہو۔ ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے کس طرح مان لیں کہ حقہ پینے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ جب حقہ کی بدبو لہسن سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے اور رسول کریم صلعم حقہ سے کم بدبو والی چیز کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں اسے استعمال نہیں کرتا کیونکہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں۔

پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر احتیاط کرتے تھے تو جو شخص الہام کا مدعی ہو یا جسے خواہش ہے کہ اسے الہام ہو اسے بھی حقہ سے بچنا چاہیئے اور میں اس کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں جو یہ کہے کہ مجھے الہام کی خواہش نہیں اگر کوئی ایسا شخص نہیں تو پھر کسی کو حقہ بھی نہیں پینا چاہیئے"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"پھر میں کہتا ہوں ممکن ہے ایسے شخص کو الہام بھی ہو جائے مگر اعلےٰ درجہ کے الہام نہیں ہوں گے۔ اور ہم کہیں گے اگر وہ حقہ نہ پیتا تو اس سے اعلےٰ الہام اسے ہوتا جیسا کہ حقہ پینے کی عادت رکھتے ہوئے آتے ہوئے۔ اس کے پاس ادنیٰ فرشتے آ جاتے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ بعض اوقات کنجنی کو بھی الہام ہو جاتا ہے۔ وہاں فرشتے جاتے ہیں یا نہیں اس قسم کے فرشتے حقہ پینے والے کے پاس بھی آ جاتے ہوں گے۔ پس اگر کسی حقہ پینے والے کو الہام ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں یہ اس کے لئے خوشی کی بات نہیں۔ لیکن اگر وہ حقہ پینا چھوڑ دیتا تو اس کے پاس اعلےٰ درجہ کے فرشتے آتے"

پھر حضور صفحہ ۴۷ پر فرماتے ہیں:۔

"اس وقت میں ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ حقہ بہت گندی چیز ہے اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں ان کو ترک کر دینا چاہیئے"

نظارت ہذا حضور کی نصیحت درج کر کے احباب سے امید رکھتی ہے کہ وہ روحانیت کے اعلےٰ مقام حاصل کرنے کے لئے حقہ اور نشہ آور چیزیں ترک کر دیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

مغربی پاکستان کے دریاؤں میں طغیانی کے سبب مختلف اضلاع سیلاب کی مصیبت سے دوچار ہیں۔ تمام متأثرہ اضلاع اور ان کے ملحقہ اضلاع کے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ متأثرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کی ایک باقاعدہ تنظیم سے مدد کریں۔ اس قسم کے حوادث اور مصائب کے وقت خدام کو اپنے حقیقی فرض خدمتِ خلق کو بلا لحاظ مذہب و ملت ادا کرتے ہوئے قربانی کا ایک نیک نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ (مہتمم خدمتِ خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ سپیریر سروسز کلاس

چوتھی ٹرم سی ایس ایس کلاس ستمبر تا نومبر ۵۵ء ۲۳ سے شروع ہو گی۔ فیس ٹرم لازمی مضامین ۹۰/۸ فیس اختیاری مضامین بحساب ۱۰/- ماہوار فی مضمون۔ درخواستیں بنام

Adviser, Central Superior Services Competitive Examination Class, University Oriental College Lahore.

۲۔ بھرتی سب انسپکٹرس پولیس

آٹھ اسامیاں۔ تنخواہ ۱۶۰-۱۰-۲۱۰ سپیشل پے ۳۰/- سواری ۱۴/- ماہوار، وردی و کوارٹر سرکاری۔ شرائط:۔ کارڈ دفتر روزگار۔ لاگریجوایٹ۔ تجربہ وکالت چھ ماہ۔ عمر ۲۰ تا ۳۰۔ قد ۵'-۸"۔ چھاتی ۳۳"-۳۵"۔ باشندہ ضلع جھنگ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور۔ درخواستیں ۱۵ ۵۵ء تک بنام

Deputy General Police, Multan Range.

(پ۔ٹ ۵۵ء ۱۰)

۳۔ داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس

یک سالہ کورس۔ غیر کمہاروں کے لئے بیس بیس کے چار وظائف۔ کمہاروں کے لئے چار پندرہ پندرہ کے۔ شرائط میٹرک۔ سائنس والے کو ترجیح۔ آخری تاریخ درخواست ۵۵ء ۲۱ بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹرل پاٹری شاہدرہ (پ۔ٹ ۵۵ء ۱۱)

۴۔ داخلہ بی کلاس اپرنٹس مکینکس

گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی لاہور میں۔ ۲۳ خالی اسامیاں۔ مدت ٹریننگ چار سال۔ الاؤنس گزارہ سال اول تا چہارم بالترتیب ۱۵ و ۲۵ و ۳۵ و ۴۵ ماہوار۔ رہائش و خوراک مفت۔ مضامین تحریری امتحان داخلہ (۱) انگلش بجواب مضمون (۲) ریاضی بمعیار میٹرک۔

شرائط:۔ پسر یا پوتا یا بتوسل برادر ملازم ریلوے۔ میٹرک سائنس یا جونیئر کیمبرج۔ عمر ۱۶ تا ۲۰ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کو۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۵۵ء ۱۵ تک بنام

Deputy General Manager (Personel) N. W. Head Qu rters Office, Empress Road Lahore.

نقول اسنادات و تحریری ثبوت رشتہ ساتھ ہوں۔ (پ۔ٹ ۵۵ء ۱۱)

والسلام۔

ناظر تعلیم ربوہ

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کے چند فرائض

۱۔ اصلاح و ارشاد کے سیکرٹری اسباب کا انتظام کریں کہ لوکل جماعتوں کے افراد حتی الوسع پابندی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں۔

۲۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ مقامی جماعت کے افراد کی اخلاقی نگرانی کریں۔ خصوصاً راست گفتاری۔ ایفاء وعدہ اور لین دین کے معاملات کی نگرانی ہو۔

۳۔ اصلاح و ارشاد کے سیکرٹری کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اسباب کی نگرانی کریں۔ کہ لوکل جماعتوں کے افراد دینی فرائض کے علاوہ نوافل کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور سیکرٹری اس امر کی طرف احباب کو ترغیب دیتے رہیں۔

۴۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقامی احباب کو مرکز میں بار بار آنے کی ترغیب دیتے رہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی اور دوسرے موقعوں پر بھی۔ اور مرکز سے خط و کتابت کر کے دینی تعلیم کے شائقین کے لئے انتظام کروائیں۔

۵۔ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کا یہ بھی کام ہے۔ کہ وہ اسباب کی خاص طور پر نگرانی کریں۔ کہ کوئی ایسا احمدی خاندان نہ ہو۔ جس کے متعلق یہ خطرہ ہو کہ انکے سرکردہ کی وفات پر اس خاندان سے احمدیت مٹ جائے گی اس صورت میں کوئی خاص انتظام کیا جائے تاکہ ایسے خاندان میں احمدیت کا سلسلہ قائم رہے۔ اور سلسلہ کے بنائی کی تعلیم و تربیت اور دیگر امور کا خاص انتظام کیا جائے۔

۶۔ مکروہات و بدعات اور خلاف شرع رسوم سے بچنے کے لئے سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر ہدایت کرتے رہیں۔ اور اس بارہ میں افراد جماعت کی نگرانی رکھیں۔

(اڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ سہ ماہی اگست ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے لئے حسب ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔

۱۔ مسیح ہندوستان میں ۲۔ راز حقیقت ۳۔ چشمہ مسیحی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جولائی ۱۹۵۵ء میں فرمایا ہے

”جماعت کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد عیسائیت کا استیصال ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ جد و جہد اور نیک نمونہ کے ذریعہ ہمیشہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہو۔“

حضور کے ارشاد کے پیش نظر کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ سہ ماہی کے نصاب میں صرف ایسی کتب نصاب میں رکھی جائیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کی تردید پر خاص زور دیا ہے۔

تمام قائدین سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس امتحان میں شریک ہونے کی تلقین کریں۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ریویو کا جولائی نمبر شائع نہیں ہو سکا۔ اب جولائی اور اگست کا اکٹھا پرچہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جو امید ہے کہ بیس ماہ حال تک احباب کے پاس پہنچ جائے گا۔ رسالہ عنقریب دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ اتنا ہی نہایت قیمتی اور مخصوص مضامین پر مشتمل ہے۔ اور پاکستان کی آزادی کی تقریب کے پیش نظر یہ ”آزادی نمبر“ کے نام سے نکالا جا رہا ہے۔ حجم تقریباً ۷۰ صفحے فوٹو علیحدہ۔ قیمت فی کاپی

(مینیجر رسالہ ریویو ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سرکار نو کی طرف سے اینگلو امریکی افواج کے انخلاء کا مطالبہ

مشرق کے نیشنلزم کو سمجھنے اور تسلیم کرنے کی ضرورت ہے

جاکرتہ ۱۸ اگست۔ صدر انڈونیشیا ڈاکٹر احمد سوکارنو نے مشرق وسطیٰ سے امریکی اور برطانوی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس علاقے میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

صدر سوکارنو نے جو انڈونیشیا کے اعلان آزادی کی تیرھویں سالگرہ کے موقع پر قوم سے خطاب کر رہے تھے کہا کہ اگر مشرقی ملکوں کے نیشنلزم کو سمجھا جائے، تسلیم کیا جائے اور اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو اس سے امن عالم اور انسانی بہبود کے مفاد کو بڑی تقویت پہنچے گی۔ آپ نے کہا کہ موجودہ گروپوں (کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ) کے برعکس جو اکثر متصادم ہو جاتے ہیں۔ مشرق کا نیشنلزم کسی فریق کے خلاف عناد پر مبنی نہیں ہے۔ آپ نے خبردار کیا کہ جو اس طاقت کو دبانے کی کوشش کریں گے انہیں سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑیگا۔

صدر سوکارنو نے اپنے مخالفین کے اس الزام کی تردید کی کہ وہ کمیونسٹ ہیں یا کمیونسٹوں کا آلہ کار بن گئے ہیں۔ آپ نے انڈونیشی باغیوں کے خلاف فوج کی کامیابیوں کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ یہ بغاوت سامراجیوں اور جوابی انقلاب پسند عناصر کی شہ پر ہوئی تھی۔ جس کا مقصد انڈونیشیا کو مغربی طاقتوں کے فوجی بلاک میں دھکیل کر اسے تباہ کر دینا تھا۔

صدر سوکارنو نے مغربی نیوگنی کے سلسلے میں ہالینڈ کے رویہ کی مذمت کی اور توقع کا اعادہ کیا۔ کہ بالآخر یہ علاقہ انڈونیشیا کو مل جائے گا۔ آپ نے کہا کہ ہالینڈ کو یہاں سے ذلیل ہو کر نکلنا پڑے گا۔ اور یہ اس کے لئے ناقابلِ تلافی نقصانات کا پیش خیمہ ہوگا۔

صدر سوکارنو نے عوام پر زور دیا کہ وہ موجودہ انتخابی قوانین تبدیل کر کے موجودہ پارٹی سسٹم کو سادہ اور آسان بنائیں۔ اور ایک ایسے قانون کے نفاذ پر آمادہ ہو جائیں۔ جس کے ذریعے پارٹی سسٹم پر کنٹرول کیا جا سکے۔

ڈاکٹر سوکارنو نے مزید کہا کہ جماعتی نظام کی جگہ "قابو یافتہ جمہوریت" رائج کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ بیشتر صورتوں میں جماعتوں کو نجی مفادات کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہمیں اپنے ملک کو داخلی انتشار، بیرونی جارحیت کے خطرے اور دیوالیہ ہونے سے بچانا ہے تو ہمیں "قابو یافتہ جمہوریت" کو اپنانا ہو[گا]

ایک ڈالر چرانے پر حبشی کو سزائے موت

نیویارک ۱۸ اگست۔ اخبار نیویارک پوسٹ نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ امریکہ میں ایک ۵۵ سالہ حبشی کو ایک سفید فام عورت کے ہاں سے ایک ڈالر نوے سینٹ کی "رقم" چرانے کی پاداش میں الباما کے گورنر نے موت کی سزا دے دی ہے۔ الباما سپریم کورٹ سے اس سزا کی توثیق ہو گئی تو اسے ۵ ستمبر کو بجلی کے جھٹکے سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس سفید فام عورت نے الزام لگایا تھا کہ "یہ شخص میرے مکان میں زبردستی گھس آیا۔ اور مجھے جبراً اس نے تھوڑے سے پیسے حوالے کرنے کے لئے کہا جو میرے پاس موجود تھے۔ اس شخص نے میری عصمت پر بھی حملے کی کوشش کی۔"

اسرائیل میں جاسوسوں کا گروہ

بیت المقدس ۱۸ اگست معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق اسرائیلی حکام نے جاسوسوں کے ایک اہم اور منظم گروہ کا سراغ لگایا ہے جس کے تمام ارکان ایسے غیر یہودی ہیں جو اسرائیل میں مقیم ہیں۔ متعدد گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ اس سلسلے میں مزید انکشافات کی توقع ہے۔

بعد ازاں حکومت اسرائیل کے ایک ترجمان نے بتایا کہ جاسوسوں کا یہ گروہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا۔ اس کے بیشتر ارکان کمیونسٹ ہیں۔ اور اب گرفتار شدگان پر ایک خاص عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اسرائیل میں جاسوسی کو عمر قید یا موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ اس گروہ کے ارکان ہمسایہ عرب ملکوں سے قریبی رابطہ قائم کئے ہوئے تھے۔ اور بیشتر عرب جاسوس شام سے بھیجے گئے تھے۔ یہ لوگ اسرائیل فوج اور اڈوں کے متعلق حکومت شام کو اہم معلومات فراہم کرتے تھے۔

برطانوی جنرل اردن میں

عمان ۱۸ اگست۔ مشرق وسطیٰ میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر جنرل سر راجر باور نے کل اردن میں مقیم برطانوی فوج کا معائنہ کیا۔ اور اسکے بعد قبرص [کو] [روانہ ہو گئے]

سرحدی تنازعات کے متعلق پنڈت نہرو سے بات چیت پر آمادگی

ملک نون کی طرف سے بھارتی وزیر اعظم کے خط کا جواب دہلی پہنچا دیا گیا

کراچی ۱۸ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں سرحدی تنازعات پر بھارتی وزیر اعظم سے بات چیت کے لئے وقت اور جگہ کا فیصلہ باہمی رضامندی سے کیا جا سکتا ہے۔

پنڈت نہرو کے ایک حالیہ پیغام کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نون نے کہا ہے کہ وزرائے اعظم کی ملاقات کے بعد دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی کانفرنس میں تفصیلات طے ہو سکتی ہیں۔ وزیر اعظم نون کا جواب کل نئی دہلی میں بھارتی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ جس میں ملک نون نے اس الزام کی غیر مبہم الفاظ میں تردید کی ہے کہ سرحدی وارداتیں شروع کرنے کی ذمہ داری حکومت مشرقی پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آٹھ اگست کو وزیر اعظم نون نے حالیہ سرحدی وارداتوں کے متعلق پنڈت نہرو کو ایک خط بھیجا تھا۔ اس خط میں ملک نون نے بیتھادیہ اور لکشمی پور میں بھارتی فوج کی جارحانہ کارروائیوں کا بالتفصیل ذکر کیا اور بتایا کہ اس سال مارچ کے مہینے سے پاکستانی سرحد پر بھارت کی جانب سے فائرنگ کا سلسلہ برابر جاری ہے ملک نون نے درخواست کی تھی کہ ان علاقوں سے بھارتی فوجیں نکالی جائیں۔

پنڈت نہرو نے ۱۰ اگست کو ملک نون کے خط کا جواب روانہ کیا۔ پنڈت نہرو نے اپنے خط میں لکھا کہ سرحدی وارداتوں سے مجھے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ کیونکہ ان سے دونوں ملکوں کے تعلقات پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ پنڈت نہرو نے سرحدی تنازعات سلجھانے کے لئے ملک نون سے بات چیت پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن سب وارداتوں کی ذمہ داری مشرقی پاکستان کے حکام پر عائد کی۔ پنڈت نہرو نے مشرقی پاکستان اور تریپورہ کی سرحد بند کرنے کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح تجارت کی تجارت اور ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہوئی جس سے بھارتی باشندوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ پنڈت نہرو نے اپنے خط میں درخواست کی کہ سرحد پھر کھول دی جائے۔

مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

کھاریاں ۱۷ اگست۔ کل سرائے عالمگیر ریلوے سٹیشن پر ایک مال گاڑی جو لالہ موسیٰ سے راولپنڈی جاتے ہوئے پٹڑی سے اتر گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مال گاڑی جب لالہ موسیٰ سے روانہ ہوئی تھی تو اس کے انجن میں کوئی نقص تھا۔ چنانچہ جب گاڑی سرائے عالمگیر سٹیشن کے قریب پہنچی تو اس کی بریکیں کام نہ کر سکیں جس سے گاڑی کے کئی ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ مال گاڑی کے پٹڑی سے اترنے کے باعث کراچی ایکسپریس کو جہلم سٹیشن پر تین گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔

دس ہزار کے جعلی بھارتی نوٹ برآمد کر لئے گئے

لاہور ۱۸ اگست مصری شاہ پولیس نے گزشتہ شب بڈھے دریا کے پل کے قریب موضع بھاٹیکے (شیخوپورہ) کے ایک شخص محمد صدیق کے قبضے سے نو ہزار نو سو روپے کی مالیت کے جعلی بھارتی نوٹ برآمد کئے۔ محمد صدیق کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پولیس کو بیان دیتے ہوئے محمد صدیق نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے بھارت کو افیون سمگل کرنے کا کاروبار کرتا ہوں۔ چند روز قبل میں نے ضلع بہاولپور کے سرحدی گاؤں اکوکوٹ کے راستے اپنے بھارتی ساتھی نتھا سنگھ کو دو من افیون بھیجی تھی۔ یہ رقم اسی افیون کی قیمت کے سلسلہ میں ہے۔ ابھی میں نے نتھا سنگھ سے مزید دس ہزار روپے لینا ہیں۔ آج یہ رقم لے کر واپس اپنے گاؤں شیخوپورہ جا رہا تھا تاکہ مزید مال خرید سکوں

محمد صدیق کے قبضہ سے جو نوٹ برآمد ہوئے ہیں ان میں سے کئی نوٹ ایسے ہیں جن کے ایک ہی نمبر ہیں۔ اس لئے ان کے جعلی ہونے کا شبہ کیا جا رہا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

فورٹ سنڈیمن اور ہندو باغ کے درمیان ٹرینیں بند

کوئٹہ ۱۸ اگست فورٹ سنڈیمن اور ہندو باغ کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ پہاڑی ندی نالوں کی طغیانی کی وجہ سے بعض مقامات پر ریلوے لائن بہہ گئی ہے

پاکستان ہر قیمت پر اپنی علاقائی سالمیت کی حفاظت کریگا

لنڈن سے کراچی واپس پہنچ کر وزیر اعظم نون کا بیان

کراچی ۱۹ راگست۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے کل لنڈن سے کراچی واپس پہنچ کر اعلان کیا کہ میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے سرحدی جھگڑوں کے مصالحانہ تصفیہ کے لئے کسی بھی جگہ اور ہر وقت ملنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن پاکستان کسی دباؤ میں نہیں آئے گا اور ہر قیمت پر اپنی علاقائی سالمیت کی حفاظت کرے گا۔

وزیر اعظم نے کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے مشرق وسطیٰ کے متعلق آئزن ہاور کے منصوبہ کی تائید کی۔ انہوں نے باہمی اتحاد کے لئے عربوں کی خواہشات کی حمایت کی۔ البتہ واضح کیا کہ یہ اتحاد پرامن ذرائع سے اور دوسرے ممالک کے باہم معاہدات کا پوری طرح لحاظ رکھ کر عمل میں آنا چاہئے۔

ملک نون نے کہا میں نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو جو خط بھیجا تھا مجھے ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ نے کہا میں پنڈت نہرو سے جس جگہ اور جس وقت وہ چاہیں ملنے کے لئے تیار ہوں۔

آپ نے مزید کہا کہ سرحدی مسائل پر بات چیت کے لئے امور خارجہ کے سیکرٹریوں کی کانفرنس کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ البتہ پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایم۔ ایس۔ اے بیگ سے کہا گیا ہے کہ نیویارک سے کراچی واپس آجائیں۔ وہ ۲۲ راگست تک واپس کراچی پہنچ جائیں گے۔

نئی دہلی میں متعین متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر نے جس مضمون میں ہندوستان کی تقسیم کے خلاف رائے ظاہر کی ہے اس پر تبصرہ کرنے کے لئے وزیر اعظم سے کہا گیا تو انہوں نے کہا۔ میں نے یہ مضمون نہیں پڑھا۔ میں یقین ہی نہیں کر سکتا کہ یہ بات درست ہوگی۔ کیونکہ کوئی سفارتی نمائندہ اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا۔

وزیر اعظم نے مزید سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے متعلق اعلان نومبر میں جاری کیا جائے گا۔ اور عام انتخابات میں پولنگ کی تاریخ وسط فروری میں مقرر کی جائے گی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

واحد مسلمان انگریز ہیں جنہوں نے قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ مرحوم کی زبان انگریزی تھی۔ اور انگریزی زبان کے بلند پایہ ادیب تھے جب توفیق الٰہی سے مسلمان ہوئے تو قرآن مجید کو براہِ راست سمجھنے کے لئے عربی زبان میں مہارت تامہ حاصل کی۔ جب قرآن عزیز کے انگریزی تراجم پر نظر پڑی تو دکھ ہوا کہ مستشرقین یورپ کیونکر قرآن پاک کے ساتھ تلعب کر رہے ہیں۔ قرآن پاک کا ترجمہ کیا۔ اور ترجمہ کرنے کے بعد جامعہ ازہر تشریف لے گئے وہاں اپنی مشکلات اور اپنا ترجمہ وہاں کے علماء پر پیش کرکے ان کی توثیق حاصل کی وہ اپنے مقدمہ میں رقمطراز ہیں:۔

قرآن کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ پرانے طرز کے شیوخ کا یہی عقیدہ تھا۔ اور راقم الحروف (یعنی پکتھال مرحوم و مغفور) کی بھی یہی رائے ہے میرے یہاں "الکتاب" کا یہ قریب قریب لفظی ترجمہ ہے۔ اور اس امر کی انتہائی کوشش کی ہے کہ زبان حد درجہ موزوں و مناسب ہو۔ نتیجہ قرآن مجید (الکتاب) نہیں ہے۔ الفاظ و اصوات کی بے مثال تناسب و ہم آہنگی جس کی صدائیں انسان کو ایک آن میں آبدیدہ کردیں اور دوسرے آن مسرت و انبساط کی لہروں میں گم کر دیں۔ یہ قرآن کے معانی اور شاید کسی قدر اس کی معجزانہ لطافت) کو انگریزی زبان میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ جو لوگ "قرآن مبین" کو چھوڑ کر بونوں کے ترجموں پر اکتفا کرنا چاہتے ہیں جو باہم کبھی متفق نہ ہوں گے وہ اپنی زود کاری پہ غور کریں!"

(سہ روزہ منہاج لاہور ۱۷۔ ۱۲ اگست ۱۹۵۸ء)

جہاں تک نفس مضمون کا تعلق ہے ہم فاضل مضمون نگار سے لفظ لفظاً متفق ہیں۔ مضمون نگار نے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اپنے اس مضمون میں (۲) بعض اسلامی فرقوں کے مخصوص تراجم کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور مثالیں دے کر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر اسلامی فرقہ قرآن کریم کی بعض آیات کے معنی اپنے مطلب کے مطابق کر لیتا ہے۔

سکھر اور کوٹری کے قریب دریائے سندھ میں پانی کی سطح اور بلند ہو گئی

لاہور ۱۹ راگست۔ دریائے سندھ کے سوا سارے دریاؤں کی سطح گر چکی ہے سکھر میں کل صبح دریائے سندھ سے دس لاکھ اٹھتر ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ کل صبح بھکر میں دریائے سندھ کی سطح بیس فٹ پانچ انچ اور کوٹری میں بائیس فٹ تھی۔ گویا کوٹری میں کل کی نسبت دریا کی سطح تین انچ بلند ہوگئی۔

دریں اثناء سندھ کے سیلاب سے ڈیرہ غازی خاں کا ساڑھے تین سو مربع میل سے زائد رقبہ زیر آب آچکا ہے۔ رشیرو بند کے شگاف سے ۱۸ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے شگاف چوڑا ہو کر سولہ سو فٹ ہو گیا ہے۔ اس شگاف کے پانی سے ڈیرہ غازی خاں کا مزید رقبہ زیر آب ہوتا جا رہا ہے۔ روجھان کا قصبہ سب سے زیادہ خطرہ میں ہے۔ اس شہر کے ارد گرد پانچ فٹ سے اونچا پانی کھڑا ہے یہ آبادی ضلع کے تمام حصوں سے کٹ چکی ہے۔ شہر سے انخلاء کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے تیس کشتیاں کام کر رہی ہیں۔

احرار پر سے پابندی اٹھانے کا اعلان

ایبٹ آباد ۱۸ راگست۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش نے آج شام یہاں ایک جلسہ میں مجلس احرار پر سے پابندی اٹھانے کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے نقطۂ نظر کا پراپیگنڈا کرنے کا حق حاصل ہے۔ یاد رہے ۱۹۵۳ء میں لاہور اور صوبے کے بعض دوسرے شہروں میں وسیع پیمانے پر فرقہ وارانہ فسادات کے بعد مجلس احرار کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔

جلسہ میں لوگوں کے احتجاج اور مظاہرے کی وجہ سے دو دفعہ رکاوٹ پڑی۔ دوران تقریر میں جب وزیر اعلیٰ نے مسلم لیگ اور اس کے صدر پر بعض الزامات عائد کئے۔ تو مجمع کا ایک حصہ اٹھ کھڑا ہوا اور جلسہ گاہ کی حدود سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے "مسلم لیگ زندہ باد" کے نعرے بھی لگائے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کرکے انہیں منتشر کر دیا۔ جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو چوٹیں آئیں۔ اس سے قبل بعض لوگوں نے جلسہ گاہ کے قریب پہنچ کر بعض ٹیکسوں کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے انہیں بھی جلسہ گاہ میں داخل ہونے نہیں دیا۔ اور ان میں سے بعض کو گرفتار کر لیا۔

"وزرائے اعظم کی کانفرنس دہلی میں منعقد کی جائے" (نہرو)

نئی دہلی ۱۹ راگست۔ پنڈت نہرو نے تجویز پیش کی ہے کہ سرحدی جھگڑے نپٹانے کے لئے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس نئی دہلی میں بلائی جائے۔ بھارتی وزیر اعظم نے سرحدی فائرنگ کے متعلق ایوان بالا میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون نے لندن سے میرے نام جو خط بھیجا تھا میں نے اس کا جواب کراچی بھیج دیا ہے۔

سانپوں کے ڈسنے سے چودہ اشخاص ہلاک

کلکتہ ۱۹ راگست۔ سیلابوں کی وجہ سے دریائے کٹکھا کا پل غیر محفوظ قرار دیدیا گیا ہے۔ لہذا بھارت کے باقی ماندہ مقامات سے آسام اور شمالی بنگال کو جانے والی ٹرینیں بالکل بند کر دی گئی ہیں۔ جس سے شمالی بنگال اور آسام بھارت کے دوسرے حصوں سے بالکل کٹ گئے ہیں۔ بہار میں دریائے کوسی میں بھی زبردست طغیانی آچکی ہے جس سے تین سو دیہات متاثر ہوئے ہیں اور سینکڑوں گھر مسمار ہوگئے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقے میں چودہ اشخاص صرف سانپوں کے ڈسنے سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴